حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

انسانی اعمال پر مختلف اشیاء کی گواہی

بعض لوگ محاسبہ اعمال کے وقت کفر، شرک اور معاصی سے انکار کر دیں گے جیسے مشرکوں کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ وہ کہیں گے واللہ ربنا ماکنا مشرکین (الانعام - ۲۳) اللہ کی قسم، ہم نے تو دنیا میں رہ کر شرک نہیں کیا۔ مگر ہر انسان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ لوح محفوظ میں بھی درج ہے اور انسان کے نامہ اعمال میں بھی لکھا ہوا ہے۔ گویا انسان کا ہر عمل محفوظ رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لیے فرشتوں یا دیگر چیزوں کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ بعض لوگ کہیں گے کہ ہم اپنے وجود کے سوا کسی دوسرے گواہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس وقت اللہ فرمائے گا۔ الیوم نختم علٰی افواھھم "اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔" وتکلمنا ایدیھم "تو ان کے ہاتھ ہمارے ساتھ کلام کریں گے۔" وتشھد ارجلھم "اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔" بما کانوا یکسبون "جو کچھ وہ کماتے تھے" مطلب یہ ہے کہ مجرموں کی زبان تو بند ہو جائے گی اور ان کے جسم کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ کسی اچھے برے کام کے کرنے میں سب سے زیادہ دخل ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ آدمی کے ہاتھ کہیں گے کہ اس شخص نے ہمارے ذریعہ فلاں برا کام کیا تھا اور پاؤں گواہی دیں گے کہ ہمارے ساتھ چل کر یہ شخص فلاں غلط مقام پر گیا تھا۔ اس وقت گنہگار آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے گا کہ خود اس کے اعضاء و جوارح ہی اس کے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ پھر وہ جسم کے اعضاء سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ میں نے تمہیں ہی سزا سے بچانے کے لیے جرم کا انکار کیا تھا مگر اب تم نے خود ہی یہ راز فاش کر دیا ہے۔ اب تمہارے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے اعمال کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر کر رکھی ہے اور اس کا ہر قول اور فعل اس کے اعمال نامے میں درج ہو رہا ہے۔ یہ اعمال نامہ موت کے وقت انسان کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے اور قیامت والے دن متعلقہ شخص کے سامنے پیش کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اقرء کتٰبک ط کفٰی بنفسک الیوم علیک حسیبا" (بنی اسرائیل - ۱۴) "یہ تیرا اعمالنامہ ہے اسے خود ہی پڑھ لو۔ حساب کتاب کے لیے آج کے دن یہی دستاویز کافی ہے۔ چنانچہ خواہ دنیا میں کوئی شخص پڑھا لکھا تھا یا ان پڑھ، اپنا اعمال نامہ خود پڑھ سکے گا۔ اس وقت انسان خیال کرے گا کہ میرے اعمال تو میرے اعضاء کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ اور پاؤں بھی گواہی دیں گے جیسا کہ میں نے بیان کر دیا۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس خطہ زمین پر انسان نے کوئی اچھا یا برا کام کیا ہوگا، زمین کا وہ ٹکڑا بھی اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دے گا۔ وہاں کے اردگرد کی چیزیں بھی شہادت دیں گی۔ چنانچہ اذان والی حدیث میں آتا ہے کہ اذان کہنے والے شخص کے حق میں اس کے دائیں بائیں کے تمام شجر و حجر گواہی دیں گے، اسی طرح حج کا تلبیہ پکارنے والے کے حق میں زمین کے آخری حصے تک کی تمام چیزیں گواہی دیں گی کہ مولا کریم! اس شخص نے تیرا نام احترام کے ساتھ بلند کیا تھا۔

سورۃ حم السجدۃ میں آتا ہے حتی اذا ما جاء وھا شھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم بما کانوا یعملون "جب مجرم لوگ اس مقام پر آجائیں گے تو ان کے کان آنکھیں اور کھالیں گواہی دیں گی اس کام کے متعلق جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم ہمارے خلاف کیسے گواہی دیتی ہو، اور آج یہ قوت گویائی تمہیں کہاں سے حاصل ہو گئی تو وہ جواب دیں گی قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون "ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا کی ہے جس نے ہر چیز کو یہ قوت بخشی ہے۔ یہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا اور پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔ بہرحال فرمایا کہ قیامت والے دن انکار کرنے والوں کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضا" و جوارح بول کر ان کے خلاف گواہی دیں گے۔"

رئیس التابعین حضرت سعید بن المسیبؒ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے ان سے ایک حدیث دریافت کی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ حدیث رسولؐ لیٹے ہوئے بیان کروں۔ (جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۹۹)